بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

خلاصہ خطبہ جمعہ 16 ستمبر 2022ء بیان فرمودہ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

تشہد و تعوذ اور سورۃ الفاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے زمانے کے کارناموں کا ذکر ہو رہا تھا۔ اس سلسلے میں ذمیوں کے حقوق کے متعلق کچھ تفصیل ہے۔ ذمّی سے مراد وہ لوگ ہیں جو اسلامی حکومت کی اطاعت قبول کر کے اپنے مذہب پر قائم رہے اور مسلمانوں نے ان کی حفاظت کا ذمّہ لیا۔ یہ لوگ فوجی خدمت اور زکوٰۃ کی ادائیگی سے بری تھے۔ چنانچہ ان ذمّیوں کے بالغ، تندرست اور قابلِ کار افراد سے چار درہم سالانہ جزیہ وصول کیا جاتا تھا۔ بوڑھے، اپاہج، نادار محتاج اور بچے اس سے بری تھے بلکہ معذوروں اور محتاجوں کو اسلامی بیت المال سے مدد دی جاتی تھی۔ عراق اور شام کی فتوحات کے دوران متعدد غیر مسلم آبادیاں جزیے کی ادائیگی پر آمادگی ظاہر کر کے ذمّی بن گئے تھے۔ ان سے جو معاہدے ہوئے ان میں یہ شقیں شامل تھیں کہ ان کی خانقاہیں اور گرجے منہدم نہیں کیے جائیں گے اور نہ ان کا کوئی ایسا قلعہ گرایا جائے گا جس سے وہ ضرورت کے وقت دشمن سے مقابلے میں قلعہ بند ہوتے ہیں۔ ناقوس بجانے اور تہوار کے وقت صلیب نکالنے سے روکا نہ جائے گا۔

حضرت ابوبکر صدیقؓ کے دورِ خلافت کا ایک بہت بڑا، بے مثال اور عظیم کارنامہ جمع قرآن کا تھا۔ جنگِ یمامہ میں سات سَو کے لگ بھگ حفاظِ کرام صحابہ شہید ہوئے تو حضرت عمرؓ کو خدا تعالیٰ نے جمع قرآن کے متعلق انشراحِ صدر عطا فرمایا۔ صحیح بخاری میں درج تفصیل کے مطابق جنگِ یمامہ کے بعد حضرت زید بن ثابت کو حضرت ابوبکرؓ نے بلایا اور انہیں بتایا کہ حضرت عمرؓ نے جمع قرآن کے متعلق مشورہ دیا ہے اور یوں یہ کام حضرت زید بن ثابتؓ کے سپرد فرمایا۔ حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت زید بن ثابتؓ کے ذریعہ جس قرآن کریم کو ایک جلد میں مرتب کروایا اس کو صحیفہ صدیقی کہا جاتا ہے۔ یہ حضرت ابوبکرؓ پھر حضرت عمرؓ اور پھر ام المومنین حضرت حفصہؓ بنتِ عمرؓ کے پاس رہا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حق یہ ہے کہ دنیا میں کوئی تحریر اس تواتر سے موجود نہیں جس تواتر سے قرآن کریم موجود ہے۔ فرمایا حضور ﷺ کے زمانے میں سارا قرآن لکھا گیا تھا گو کہ ایک جلد میں نہ تھا چنانچہ حضرت ابوبکرؓ نے قرآن کریم 'جمع' کرنے کا حکم دیا لکھنے کا حکم نہیں دیا گویا الفاظ خود بتا رہے ہیں کہ اس وقت قرآن کے اوراق کو ایک جلد میں اکٹھا کرنے کا سوال تھا لکھنے کا سوال نہ تھا۔ حضرت عثمانؓ کے دورِ خلافت میں تمام مسلم دنیا کو ایک قراءت پر جمع کر دیا گیا تھا۔ حضرت اقدس مسیح موعودؑ فرماتے ہیں کہ خلیفہ اوّل حضرت ابوبکر صدیقؓ نے قرآن کریم کی تمام سورتوں کو نبی کریم ﷺ سے سنی ہوئی ترتیب کے مطابق جمع کرنے کا اہتمام فرمایا۔ پھر حضرت ابوبکر صدیقؓ کے بعد اللہ تعالیٰ نے خلیفہ ثالث حضرت عثمانؓ کو توفیق عطا فرمائی تو آپؓ نے لغتِ قریش کے مطابق قرآن کو ایک قراءت میں جمع کیا اور اسے تمام ملکوں میں پھیلا دیا۔

حضرت ابوبکرؓ نے اپنی وفات کے وقت حضرت عائشہؓ سے فرمایا کہ اے میری بیٹی! تُو جانتی ہے کہ لوگوں میں سے مجھے سب سے زیادہ محبوب تم ہو۔ مَیں نے اپنی فلاں جگہ کی زمین تمہیں ہبہ کی تھی لیکن تم نے اس پر قبضہ نہیں کیا۔ اب مَیں چاہتا ہوں کہ تم وہ جگہ لوٹا دو تا کہ وہ میرے سب

بچوں میں اللہ کی کتاب کی بتائی ہوئی تفصیل کے مطابق تقسیم ہو اور مَیں خدا کے حضور کہہ سکوں کہ مَیں نے اپنی اولاد میں سے کسی کو دوسرے پر ترجیح نہیں دی۔

جب خلافت کی رِدا اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو پہنائی تو اگلے روز آپ حسبِ معمول کپڑوں کا تھان کندھے پر رکھے تجارت کے لیے نکلے۔ راستے میں حضرت ابوعبیدہؓ اور حضرت عمرؓ سے ملاقات ہوئی جن کے کہنے پر آپؓ کے لیے وظیفہ مقرر کر دیا گیا۔ وہ وظیفہ کیا تھا آپؓ کو دو چادریں ملتی تھیں جب وہ پرانی ہو جاتیں تو واپس کر کے دوسری لے لیتے۔ سفر کے لیے سواری اور خلافت سے پیشتر خرچ کے موافق خرچ لیا کرتے۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ حضرت ابو بکرؓ تمام عالَمِ اسلام کے بادشاہ تھے مگر ان کو کیا ملتا تھا۔ پبلک کے روپیہ کے وہ محافظ تھے مگر خود اس روپیہ پر کوئی تصرف نہ رکھتے تھے۔

آپؓ کے ہاتھ سے اگر لگام گر جاتی تو آپؓ اونٹنی سے اترتے اور اسے خود اٹھاتے۔ پوچھنے پر فرماتے کہ مجھے میرے محبوب ﷺ نے حکم دیا تھا کہ لوگوں سے سوال نہ کرنا۔

حضورِ اکرم ﷺ نے ایک بار لوگوں کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ابو بکر کو ہم پر کیا فضیلت ہے؟ جیسے نماز ہم پڑھتے ہیں اور جیسے روزہ ہم رکھتے ہیں وہ بھی ایسے ہی رکھتے ہیں تو آنحضور ﷺ نے فرمایا کہ ابو بکر کی فضیلت نماز اور روزے کی وجہ سے نہیں ہے بلکہ اس نیکی کی وجہ سے ہے جو ان کے دل میں ہے۔

حضرت اقدس مسیح موعودؑ ایک آیتِ قرآنی کی تفسیر میں حضرت ابو بکرؓ کا مقام و مرتبہ بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ یہ حیاتِ ثانی وہی ہے جس کو صوفی بقا کے نام سے موسوم کرتے ہیں۔ جب انسان اس درجے پر پہنچ جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ کی روح کا نفخ بھی اس میں ہوتا ہے۔ ملائکہ کا اس پر نزول ہوتا ہے، یہی وہ راز ہے جس پر پیغمبر خدا ﷺ نے حضرت ابو بکرؓ کی نسبت فرمایا کہ اگر کوئی چاہے کہ مردہ میت کو زمین پر چلتا ہوا دیکھے تو وہ ابو بکر کو دیکھے۔ ابو بکر کا درجہ اس کے ظاہری اعمال سے ہی نہیں بلکہ اس بات سے ہے جو اس کے دل میں ہے۔

خطبہ ثانیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ نَحْمَدُهٗ وَنَسْتَعِيْنُهٗ وَنَسْتَغْفِرُهٗ وَنُؤْمِنُ بِهٖ وَنَتَوَكَّلُ عَلَيْهِ وَنَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنْ شُرُوْرِ اَنْفُسِنَا وَمِنْ سَيِّاٰتِ اَعْمَالِنَا مَن يَّهْدِهِ اللّٰهُ فَلاَ مُضِلَّ لَهٗ وَمَنْ يُّضْلِلْهُ فَلاَ هَادِىَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ أَنْ لَآ اِلٰهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْکَ لَهٗ ۞ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُه ۞ عِبَادَاللّٰهِ رَحِمَكُمُ اللّٰهُ ۞ اِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِيْتَآءِ ذِى الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُوْنَ ۞ اذْكُرُوا اللّٰهَ يَذْكُرْ كُمْ وَادْعُوْهُ يَسْتَجِبْ لَكُمْ وَلَذِكْرُ اللّٰهِ اَكْبَرُ ۞